غیر مسلموں کے مطالعہ سیرت کی حقیقت اور ان کے لٹریچر کا تجزیاتی مطالعہ

Analytical Study of Nonmuslims' Literature on Seerat of Prophet Muḥammad ﷺ

Iqra
Ph.D Research Scholar, Institue of Islamic Studies & Sharia, MY University, Islamabad:naveed.khilji786@gmail.com
Dr. Hafiz Mohsin Zia Qazi
Director, Institue of Islamic Studies & Sharia, MY University, Islamabad:hod.islamicstudies@edu.pk.

Abstract
Within the field of religious inquiry, the study of the life of Prophet Muḥammad is highly relevant. Prophet Muḥammad, who is regarded by Muslims as the last messenger, had a major influence in forming the ethical and sociopolitical climate of the Arabian Peninsula in the seventh century. Examining the life of the Prophet Muḥammad has become popular among researchers and enthusiasts who are not Muslims, despite the fact that Muslims have historically considered it to be their primary area of interest. This research begs the question of what real-world implications and responses non-Muslims would encounter when studying the life of the Prophet. Gaining knowledge on how people with different religious backgrounds interact with this historical account will help us better understand how religious studies, cultural awareness, and intercultural communication interact. The aim of this research is to investigate and evaluate the practical implications and responses of non-Muslims when studying the life story of the Prophet Muḥammad. In order to accomplish the goals of this research, a thorough analysis of the literature pertaining to the biography of Prophet Muḥammad as studied by non-Muslims has been carried out, including books and articles. To find similarities and differences in non-Muslim interpretations, this will entail spotting themes, patterns and changes in viewpoints. We have used comparative analysis to look at how non-Muslims from various theological and cultural backgrounds approach studying the life of the Prophet Muḥammad. Examining differences in approaches, interpretations and the impact of cultural context on their participation are all part of this.

Keywords: Prophet Muḥammad, Biography, Orientalists, Socio-political impact

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس میں مومنین کے باہمی تعلقات کے حوالے سے جامع ہدایات موجود ہیں، وہیں غیر مسلموں کے ساتھ رویہ بھی عدل وانصاف کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ قرآن و حدیث خاندانی، سماجی،

معاشرتی اور معاشی مقاصد کے لیے مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان ہر قسم کے تعلقات کے بارے میں رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام ایک آفاقی مذہب ہے۔ اس کا مخاطب کوئی ایک طبقہ نہیں بلکہ پوری انسانیت ہے۔ وہ مذہب جو دنیا کے تمام لوگوں اور ان کے تمام طبقات سے مخاطب ہو، جو پوری دنیا کی فلاح و نجات کا نمائندہ بن کر آگے آیا ہو، وہ کسی طبقے سے نفرت اور دشمنی کا درس نہیں دے سکتا۔ ورنہ اس کا خطاب محدود ہو جائے گا۔ ایسے خیالات اور افکار جو لوگوں کو طبقات میں تقسیم کرتے ہیں اور ان کے درمیان تصادم پیدا کرتے ہیں، دراصل ایک دوسرے کے استحصال میں اضافہ کرتے ہیں۔ ان کی گفتگو ہمہ گیر نہیں ہے، وہ ایک طبقے کے لیے پرکشش اور دوسرے کے لیے ناقابل قبول ہیں۔

اسلام اپنے عقیدے اور فکر کو مقبول بنانے کے لیے جبر کے تمام طریقوں کو مسترد کرتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک طریقہ اس کے لیے ناجائز اور حرام ہے۔ اس کے لیے اسلام نے صرف دعوت و تبلیغ کا راستہ کھولا ہے۔ وہ اپنی بات کو دلائل کے ساتھ پیش کرتا ہے اور اسے ماننے یا رد کرنے کی پوری آزادی دیتا ہے۔ صبر و استقامت کے ساتھ اپنا پیغام دوسروں تک پہنچانے اور عزم و ہمت اور برداشت کے ساتھ مخالفت اور مزاحمت کا مقابلہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ اسلام نے ایمانداری، میانہ روی، میانہ روی، حلم، بردباری، بردباری، عفو و درگزر، برائی کا بدلہ اچھائی سے دینے کی ترغیب دینے اور ہر حال میں عدل و انصاف پر زور دیا ہے، جب کہ جھوٹ، فریب، فریب، مزاج، غصہ، انتقام اور فتنہ میں حد سے گزر جانے پر زور دیا ہے۔ اور فساد سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ سماجی تعلقات کے بارے میں اسلام کی یہ ہدایات صرف ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان کے ساتھ تعلقات سے متعلق نہیں ہیں، بلکہ یہ مسلم اور غیر مسلم دونوں کے ساتھ سماجی تعلقات میں ان اقدار کی پابندی کرنے کا حکم ہے۔ اسلام نے تمام انسانوں کو عدل و انصاف اور اچھے اخلاق کا حکم دیا ہے۔ اسلام اپنے ماننے والوں کو کسی بھی حالت میں غیر اخلاقی، ظالمانہ اور زیادتی کرنے کی تعلیم نہیں دیتا۔ خواہ وہ کسی مسلمان کے ساتھ ہو یا غیر مسلم کے ساتھ، اسلام نے ظلم، جبر اور حقوق کی پامالی کی شدید مذمت کی ہے اور اس سلسلے کی آخری کڑی محمد ﷺ ہیں جن کی سیرت انسانوں کے لیے ہدایت ہے۔

" 570 عیسوی میں مکہ میں پیدا ہونے والے نبی محمد ﷺ کا تعلق قریش قبیلے سے تھا۔ ان کے والد عبداللہ ان کی پیدائش سے پہلے ہی انتقال کر گئے تھے اور ان کی والدہ آمنہ کا انتقال اس وقت ہوا جب وہ چھ سال کے تھے۔ ان کی پرورش ان کے دادا عبدالمطلب اور بعد میں ان کے چچا ابو طالب نے کی۔ 40 سال کی عمر میں، محمد ﷺ کو غار حرا میں

فرشتہ جبرائیل کے ذریعے اللہ کی طرف سے پہلی وحی ملی۔ قرآن کی تشکیل سے 23 سال تک وحی جاری رہی۔ پہلی وحی سورہ العلق (5-96:1) میں پائی جاتی ہے۔"[1]

نبوت کے ابتدائی سالوں میں، مکہ میں مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ پیغمبر نے توحید اور سماجی انصاف کی تبلیغ کی۔ 622 عیسوی میں، بڑھتے ہوئے ظلم و ستم کا سامنا کرتے ہوئے، نبی ﷺ اور آپ کے پیروکار مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ یہ واقعہ، جسے ہجرہ کہا جاتا ہے، اسلامی کیلنڈر کے آغاز کی نشاندہی کرتا ہے۔ مدینہ کے آئین نے ایک تکثیری معاشرہ قائم کیا، اور پیغمبر نے مختلف قبائل کے درمیان تنازعات میں ثالثی کی۔ مدینہ میں پیغمبر ﷺ کی قیادت میں فوجی اور سفارتی دونوں کوششیں شامل تھیں۔ بدر، احد اور معاہدہ حدیبیہ جیسی جنگیں اہم ہیں۔ مدینہ کے آئین نے حکمرانی کے لیے ایک رہنما دستاویز کے طور پر کام کیا۔ 630 عیسوی میں، پیغمبر ﷺ پرامن طریقے سے مکہ میں داخل ہوئے، جس نے اسلام قبول کیا۔ کعبہ کو بتوں سے پاک کر دیا گیا، اور نبی ﷺ نے سابقہ دشمنوں کو معاف کر دیا۔

632 عیسوی میں پیغمبر کا الوداعی حج ایک اہم واقعہ ہے جہاں آپ نے اپنا الوداعی خطبہ دیا۔ اسی سال مدینہ میں ان کا انتقال ہو گیا۔ نبی کا آخری خطبہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم سمیت مختلف احادیث کے مجموعوں میں درج ہے۔ نبی ﷺ نے مدینہ میں بے شمار سماجی اور اخلاقی اصلاحات نافذ کیں جن میں انصاف کا قیام، اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ اور سود کی ممانعت شامل ہیں۔ پیغمبر ﷺ کی خاندانی زندگی اچھی طرح سے دستاویزی ہے۔

"ان کی پہلی بیوی خدیجہ نے نبوت کے ابتدائی سالوں میں ان کی حمایت میں اہم کردار ادا کیا۔ دوسری بیویاں، جیسے عائشہ، حفصہ، اور ام سلمہ، احادیث کے ذرائع ہیں جو ان کی ذاتی زندگی، تعاملات اور تعلیمات کے بارے میں بصیرت فراہم کرتی ہیں۔ نبی ﷺ نے صدقہ اور ہمدردی پر زور دیا۔"[2]

---

[1] رضوی، ایس ایم (2020)۔ سیرت النبی ﷺ اور انسانی حقوق۔ سہ ماہی سماجی اور مذہبی تحقیقی جریدہ نور۔ معرفت، 11(3)، 45-65۔
Rizvi, S. M. (2020). Prophet's biography and human rights, Quarterly Social & Religious Research Journal NOOR-E-MARFAT, 11(3), 45-65.

[2] رشید، ایچ اے اور سجاد، ایچ ایم، خواتین کا معاشرتی مقام: سیرت النبی ﷺ عصری تحدیات۔ الاضواء، 37 (57)، 97-118
Rasheed, H. A & Sajjad, H. M.Social Status of Women: The Prophet's Biography and Contemporary Challenges .Al-Aẕvā.118-97 ,(57)37 ,

احادیث، خاص طور پر صحیح بخاری اور صحیح مسلم، بے شمار واقعات پر مشتمل ہے جہاں نبی ﷺ نے احسان اور خیرات کے کاموں کی ترغیب دی۔ نبی ﷺ نے مسلم کمیونٹی کی حفاظت کے لیے دفاعی عسکری مہموں میں حصہ لیا۔ جنگ بدر اور جنگ احد اہم واقعات ہیں۔

عدلِ جنگ کے قوانین بشمول غیر جنگجو اور ماحول کو نقصان پہنچانے کی ممانعت، احادیث کے مجموعوں میں درج پیغمبر کے افعال اور اقوال سے ماخوذ ہیں۔ پیغمبر نے دوسرے مذاہب کے لوگوں کے ساتھ رواداری کا مظاہرہ کیا۔ نجران کے عیسائیوں کے ساتھ نبی ﷺ کا عہد اور مدینہ میں یہودی برادریوں کے ساتھ ان کی بات چیت پر امن بقائے باہمی کے عزم کی مثال ہے۔ ان واقعات کے حوالے تاریخی واقعات اور احادیث کے مجموعوں میں مل سکتے ہیں۔ حجۃ الوداع کے دوران ان کے آخری خطبہ میں پیغمبر کی میراث کو سمیٹ لیا گیا ہے۔ انہوں نے تمام مومنین کی مساوات اور قرآن اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم سمیت احادیث کی مختلف تالیفات میں نبی ﷺ کا آخری خطبہ اور امت مسلمہ کے لیے ان کی نصیحتیں شامل ہیں۔

سیرت نبوی ﷺ کے مطالعہ کی اہمیت وافادیت

پیغمبر محمد ﷺ کی سیرت کا مطالعہ مسلمانوں کے لیے بہت اہمیت رکھتا ہے کیونکہ یہ ذاتی، اخلاقی اور اجتماعی ترقی کے لیے ایک جامع رہنما کا کام کرتا ہے۔ یہ مطالعہ قرآن اور حدیث سمیت مختل "سیرت کا مطالعہ اسلام کے بنیادی اصولوں کو سمجھنے میں مدد کرتا ہے۔ قرآنی آیات میں سموئے ہوئے پیغمبر کا مشن، توحید، سماجی انصاف اور انفرادی ذمہ داری جیسے مسائل پر ایک جامع نقطہ نظر فراہم کرتا ہے۔"[3]

ف اسلامی ذرائع پر مبنی ہے، اور یہ پیغمبر کے کردار، اعمال اور تعلیمات کے بارے میں انمول بصیرت پیش کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ اعلیٰ اخلاق اور حسن سلوک کی زندہ مثال ہے۔ ان کے اعمال، فیصلے، اور دوسروں کے ساتھ تعامل، لوگوں کو اپنی روزمرہ کی زندگی میں رہنمائی کے لیے ایک عملی ڈھانچہ فراہم کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر سچائی، دیانت اور حسن سلوک پر ان کا زور۔

---

[3] نذیر، ایم، اور حسین، ایس. (2019)۔ تطبیقات علم اصول الفقہ اور سیرت النبی ﷺ۔ راحت القلوب، 3(2) 2))، 53-62

Nazir, M & Ḥussain, S .(2019) .Applications of the knowledge of Usul al-Fiqh and the biography of the Prophet (peace be upon him). Raḥat-ul-Quloob.62-53 ,((2) 2)3 ,

مدینہ میں نبی ﷺ کا طرز قیادت موثر حکمرانی اور قیادت کا نمونہ ہے۔ تنازعات کے حل، صحابہ کے ساتھ مشاورت، اور انصاف کے قیام کے بارے میں ان کا نقطہ نظر مختلف سیاق وسباق میں رہنماؤں کے لیے قابل قدر سبق پیش کرتا ہے۔ پیغمبر کی شفقت اور رحم، قرآن میں نمایاں کیا گیا ہے مسلمانوں کے لیے الہام کا ذریعہ ہے۔ بچوں، خواتین اور غیر مسلموں سمیت متنوع افراد کے ساتھ ان کی بات چیت ایک متوازن اور ہمدردانہ انداز کو ظاہر کرتی ہے۔

"سیرت کا مطالعہ بہت سے قرآنی آیات کا تاریخی تناظر فراہم کرتا ہے۔ ان حالات کو سمجھنا جن میں مخصوص آیات نازل ہوئیں قرآن کے فہم اور اطلاق کو بڑھاتی ہیں۔ سیرت نبوی روایت کے تحفظ میں معاون ہے۔ جامع الترمذی جیسے احادیث کے مجموعوں میں نبی ﷺ کے افعال اور اقوال کے بارے میں روایات، اسلامی تعلیمات کے تسلسل کو یقینی بناتے ہوئے، اسلامی علماء کے لیے مذہبی اتھارٹی اور رہنمائی کا ذریعہ ہیں۔"[4]

مومنین کے لیے سیرت کا مطالعہ نبی ﷺ سے گہرا تعلق پیدا کرتا ہے اور ایمان کو مضبوط کرتا ہے۔ مشکل وقتوں میں نبی ﷺ کے غیر متزلزل ایمان کے بارے میں حکایات، جیسا کہ صحیح البخاری میں موجود ہے، مشکلات کا سامنا کرنے والے مسلمانوں کے لیے تحریک کا ذریعہ ہیں۔ سیرت اسلامی فقہ میں پائی جانے والی قانونی اور اخلاقی رہنمائی کو سیاق وسباق کے مطابق بنانے میں مدد کرتی ہے۔ مثال کے طور پر، مختلف حالات میں پیغمبر کے فیصلے، اسلامی قانون اور اخلاقی اصولوں کے اطلاق کی بصیرت پیش کرتے ہیں۔ یہ سیاق وسباق کی تفہیم اسلامی اسکالرز اور فقہاء کے لیے بہت ضروری ہے۔

"سیرت مسلمانوں کو درپیش عصری چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے رہنمائی کا ذریعہ فراہم کرتی ہے۔ چاہے مذہبی تکثیریت، بین المذاہب تعلقات، یا جدید طرز حکمرانی کی پیچیدگیوں سے نمٹنا ہو، سیرت میں درج پیغمبر کے تجربات ایسی بصیرت پیش کرتے ہیں جن کا اطلاق موجودہ دور کے چیلنجوں پر کیا جا سکتا ہے۔ سیرت کا مطالعہ روحانی اور اخلاقی ترقی کے خواہاں افراد کے لیے ذاتی ترقی کا ذریعہ ہے۔ صحیح البخاری اور دیگر احادیث کی تالیفات میں نبی ﷺ کی

[4] محمد رمضان، اور ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر۔ (2019)۔ پنجاب میں سیرت النبی ﷺ کے مخطوطات کے اسلوب و منہج کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ۔ القلم، 24 (2)، 160-181

Muḥammad Ramadhãn, & Dr. Abdul Rauf Zafar. (2019). A Research and Analytical Study of the Style and Manhaj of the Manuscripts of Sirat-ul-Nabi (PBUH) in Punjab .AL-Qalam.181-160 ,(2)24 ,

سیرت، آپ کی ذاتی عادات، اور عبادت کے لیے ان کی لگن کے بارے میں گہرا بصیرت ملتی ہے، جو کہ خود کو بہتر بنانے کی کوشش کرنے والے افراد کے لیے رہنما کا کام کرتی ہے۔"[5]

سیرت مختلف عقائد کے لوگوں کے ساتھ پیغمبر کے تعامل کے بارے میں بصیرت فراہم کر کے بین المذاہب تفہیم کی سہولت فراہم کرتی ہے۔ مثالوں میں مدینہ کا آئین اور سینٹ کیتھرین کی خانقاہ کے راہبوں کو عطا کردہ مراعات کا چارٹر شامل ہیں۔ یہ واقعات پر امن بقائے باہمی اور مذہبی آزادی کے لیے پیغمبر اسلام کے عزم کو اجاگر کرتے ہیں۔

غیر مسلموں کے مطالعہ سیرت کا جائزہ

متعدد غیر مسلم اسکالرز نے پیغمبر اسلام کی سیرت کا مطالعہ کیا ہے، جس نے اسلامی تاریخ اور پیغمبر اسلام کی زندگی کو سمجھنے کے لئے قابل قدر بصیرت فراہم کی ہے۔ چند غیر مسلم اسکالر کی تفصیل درج ذیل ہے:

ایک ممتاز غیر مسلم اسکالر جس نے پیغمبر اسلام کی زندگی کا بڑے پیمانے پر مطالعہ کیا وہ منٹگمری واٹ (Mintgomery Watt) ہیں۔ واٹ اپنی کتاب "Muḥammad at Mecca " (1953) اور "Muḥammad at Medina " (1956) میں بالترتیب مکہ اور مدینہ کے ادوار میں پیغمبر اسلام کی زندگی کا تفصیلی تجزیہ فراہم کرتا ہے۔

"واٹ کا کام ایک تاریخی اور معروضی نقطہ نظر سے نمایاں ہے، اور وہ اس وقت کے سماجی و سیاسی تناظر کو تلاش کرتا ہے۔"[6]

---

[5] سید محمد طاہر شاہ۔ (2022)۔ عصر حاضر میں ملی وحدت اور اتحاد اُمت کے قیام میں سیرت النبی ﷺ سے راہنمائی ایک تحقیقی مطالعہ۔ جرنل آف اسلامک اینڈ ریلیجیس اسٹڈیز، 7(1)

Syed Muḥammad Tahir Shãh. A research study on the guidance from the Prophet's biography in establishing national unity and unity of the nation in the present age, Journal of Islamic & Religious Studies7 , (1)

[6] ۔ بیگم، ایس، اور مختار، کے (2022)۔ ولیم مونٹگمری واٹ کی کتاب شارٹ ہسٹری آف اسلام میں سیرت کے واقعات اور درج کردہ روایات کا تنقیدی مطالعہ: مونٹگمری واٹ کا اسلام کی مختصر تاریخ: سیرت کے مواد کا ایک تنقیدی جائزہ۔ خیر العلماء، 2(01)، 33-46

Begum, S & ,.Mukhtãr, K(2022) . A critical study of events and traditions recorded in the Sirat in William Montgomery Watt's book Short History of Islam: Montgomery Watt's A short History of Islãm: A Critical Appraisal of the Seerah Materials Khairulummah ,(01)2 , .46-33

- واٹ کی تحقیق نے غیر مسلموں کو اسلامی تاریخ اور پیغمبر کی زندگی کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کی ہیں جو ایک سیاق وسباق اور تاریخی تناظر فراہم کرتی ہیں۔

کیرن آرمسٹرانگ (Karen Armstrong) جو ایک برطانوی مصنف اور مذہبی اسکالر ہیں۔ اپنی کتاب "محمد: ہمارے وقت کے لیے ایک نبی (Muḥammad: A Prophet for Our Time)" (2006) میں، آرمسٹرانگ نے پیغمبر اسلام کی زندگی کا ایک سوانح حیات پیش کیا ہے، جس کا مقصد عصری دنیا میں اسلام کی بہتر تفہیم کو فروغ دینا ہے۔ وہ پیغمبر کی شفقت اور سماجی انصاف کے اقدامات پر زور دیتی ہے۔ عیسائی راہبہ پروفیسر کیرن آرمسٹرانگ اپنی کتاب "محمد" میں جہاد کے اسلامی تصور کا ذکر کرتے ہوئے لکھتی ہیں:

" جہاد اسلام کے پانچ ارکان میں شامل نہیں اور اہل مغرب میں پائے جانے والے عام خیال کے برخلاف یہ مذہب (اسلام) کا مرکزی نقطہ بھی نہیں؛ لیکن مسلمانوں پر یہ فرض تھا اور رہے گا کہ وہ اخلاقی، روحانی اور سیاسی ہر محاذ پر ایک مسلسل جدوجہد اور کوشش کرتے ہوئے اپنے آپ کو ہمیشہ مصروف عمل رکھیں؛ تاکہ انسان کے لیے خدا کی منشاء کے مطابق انصاف اور ایک شائستہ معاشرہ کا قیام ہو۔ جہاں غریب اور کمزور کا استحصال نہ ہو۔ جنگ اور لڑائی بھی بعض اوقات ناگزیر ہو جاتی ہے؛ لیکن یہ اس بڑے جہاد یعنی کوشش کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے۔ ایک معروف حدیث کے مطابق محمد (ﷺ) ایک جنگ سے واپسی پر فرماتے ہیں کہ ہم ایک بڑے جہاد سے چھوٹے جہاد کی طرف لوٹ کر آئے ہیں یعنی اس مشکل اور اہم مجاہدہ یا جہاد زندگانی کی طرف جہاں ایک فرد کو اپنی ذات اور اپنے معاشرے میں روزمرہ زندگی کی تمام تر تفاصیل میں برائی کی قوتوں پر غالب آنا ہے۔"[7]

- آرمسٹرانگ کا کام اسلام اور پیغمبر کی زندگی کی تفہیم پر ایک مختلف روشنی ڈالتا ہے، غیر مسلموں کو مختلف نقطہ نظر فراہم کرتا ہے۔

ولیم مونٹگمری واٹ (William Mintgomery Watt) اور مائیکل ایم جے فشر (Michael M. J. Fischer) نے کتاب "محمد ان مدینہ (Muḥammad in Medina)" (1976) پر تعاون کیا، جہاں انہوں نے مدینہ شہر میں نبی ﷺ کی زندگی کی پیچیدگیوں کا جائزہ لیا۔ فشر، ایک ماہر

---

[7]۔ محمد: آرمسٹرانگ، ص168

Muḥammad: Armstrong, p. 168

بشریات، ساتویں صدی کے عرب کی ثقافتی اور سماجی حرکیات کے بارے میں بصیرت پیش کرتے ہوئے، مطالعہ میں ایک بین الضابطہ نقطہ نظر لاتے ہیں۔

ایک فرانسیسی مارکسی مورخ میکسم روڈنسن (Maxime Rodinson) کے کام قابل ذکر ہیں۔ ان کی کتاب "محمد (Muḥammad)" (1961) سماجی و سیاسی نقطہ نظر سے نبی ﷺ کی زندگی کا تجزیہ فراہم کرتی ہے۔

"روڈنسن کا نقطہ نظر تنقیدی اور سیکولر ہے، جو تاریخی اور ثقافتی ماحول کے تناظر میں محمد کے کردار کی جانچ کرتا ہے۔"[8]

اسلامی علوم کے ایک امریکی اسکالر John L. Esposito نے اسلام کی تفہیم میں اہم کردار ادا کیا ہے جس میں پیغمبر اسلام کی زندگی بھی شامل ہے۔ اپنی کتاب "اسلام: سیدھا راستہ (Islam: The Straight Path)" (1988) میں، Esposito نے پیغمبر اسلام کی زندگی کو اسلامی تہذیب اور اس کی تاریخی ترقی کے وسیع تناظر میں رکھا ہے۔

ایک اور قابل ذکر غیر مسلم اسکالر جس نے پیغمبر اسلام کی سیرت کے مطالعہ میں تعاون کیا ہے وہ پیٹریشیا کرون (Patricia Crone) ہیں۔ اپنی کتاب "Meccan Trade and the Rise of Islam" (1987) میں، جو مائیکل کک (Michael Cook) کے ساتھ مل کر لکھی گئی ہے۔

"کرون نے نبی ﷺ کے دور میں مکہ کے معاشی اور سماجی حالات کا جائزہ لیا ہے۔ مصنفین اسلام کی ابتداء کے حوالے سے ایک متبادل مفروضہ تجویز کرتے ہیں، جو روایتی روایتوں کو چیلنج کرتے ہیں۔"[9]

- کراؤن کی تحقیق نے اسلام کی ابتدا کے بارے میں روایتی روایات کی نشاندہی کرنے میں مدد کی ہے جو روایتی تاریخ کے مقدس ماحول کو چیلنج کرتی ہیں۔

---

[8]۔ روڈنسن، ایم (2021)۔ محمد نیویارک کتابوں کا جائزہ۔
Rodinson, M. (2021). Muḥammad. New York Review of Books.

[9]۔ کرون، پی. (1987)۔ مکہ تجارت اور اسلام کا عروج (ص 120141)۔ پرنسٹن: پرنسٹن یونیورسٹی پریس۔
Crone, P. (1987). Meccan trade and the rise of Islam (p. 120141). Princeton: Princeton University Press.

فریڈ ڈونر (Fred Donner)، ایک امریکی مورخ، اپنی کتاب "محمد اینڈ دی بیلیورس: ایٹ دی اوریجنز آف اسلام (Muḥammad and the Believers: At the Origins of Islam)" (2010) میں ابتدائی اسلامی کمیونٹی پر نظرثانی کا نقطہ نظر پیش کرتا ہے۔

"ڈونر ابتدائی مسلم کمیونٹی کے اندر تنوع اور تکثیریت پر زور دیتا ہے، اسلامی ماخذ کی روایتی تفہیم کو چیلنج کرتا ہے۔"[10]

- ڈونر کی تحقیق اسلامی ماخذ کی فطری تفہیم میں تنوع اور تکثیریت پر بات کرتی ہے جو روایتی تصورات کو چیلنج کرتی ہے۔

تقابلی مذہب کے میدان میں، جان وانزبرو (John Wansbrough) کا کام، خاص طور پر "محمد ایٹ مکہ (Muḥammad at Mecca)" (1977) اور "دی سیکٹرین میلیو: اسلامک سالویشن ہسٹری کا مواد اور تشکیل (The Sectarian Milieu: Content and Composition of Islamic Salvation History)" (1978) ابتدائی اسلام کے ذرائع کا تنقیدی تجزیہ پیش کرتا ہے۔

" Wansbrough کا نقطہ نظر اسلامی روایات کی روایتی تاریخیت پر سوال اٹھانے اور اسلامی روایات کے ارتقاء کا جائزہ لینے کے لیے جانا جاتا ہے۔"[11]

- Wansborough کا تجزیاتی موقف اسلامی روایت کی روایتی حقیقتوں اور ان کی تشکیل میں پیشرفت پر شک کرنے کا ایک منحرف طریقہ ہے

جرمن نژاد امریکی اسکالر ولفرڈ میڈیلونگ (Wilferd Madelung) نے ابتدائی اسلامی تاریخ کے مطالعہ میں بڑے پیمانے پر تعاون کیا ہے۔ ان کا کام "محمد کی جانشینی: ابتدائی خلافت کا ایک مطالعہ (The Succession to Muḥammad: A Study of the Early Caliphate)" (1997) پیغمبر محمد کی وفات کے فوراً بعد خلافت کے ارد گرد کے واقعات کا جائزہ لے کر تفصیلی تاریخی تجزیہ فراہم کرتا ہے۔

---

[10] ۔ ڈونر، ایف ایم (2010)۔ محمد اور مومنین: اسلام کی ابتدا میں۔ ہارورڈ یونیورسٹی پریس۔
Donner, F. M. (2010). Muḥammad and the believers: At the origins of Islam. Harvard University Press.

[11] ۔ ایڈمز، سی جے (1997)۔ جان وانسبرو کے کام پر مظاہر۔ مذہب کے مطالعہ میں طریقہ اور نظریہ، 9(1)، 75-90۔
Adams, C. J. (1997). Reflections on the work of John Wansbrough. Method & theory in the study of religion, 9(1), 75-90.

برنارڈ لیوس (Bernard Lewis)، ایک برطانوی-امریکی مورخ، نے بھی اسلامی تاریخ کے مطالعہ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اپنی کتاب "The Arabs in History" (1950) میں، لیوس نے اسلام کی ترقی اور عرب دنیا میں پیغمبر اسلام کے کردار کو سمجھنے کے لیے ایک وسیع تر تاریخی تناظر فراہم کیا ہے۔ لیوس کا کام اکثر جغرافیائی سیاسی عوامل پر زور دیتا ہے جنہوں نے اسلامی تاریخ کے دھارے کو متاثر کیا۔

ایک اور باا ثر شخصیت جان برٹن (John Burton) ہیں، جو ایک آسٹریلوی اسکالر ہیں جو قرآن اور ابتدائی اسلامی تاریخ پر اپنے کام کے لیے مشہور ہیں۔ "قرآن کا مجموعہ (The Collection of the Qur'an)" (1977) میں، برٹن نے پیغمبر اسلام کے دور میں اور اس کے بعد قرآنی آیات کی تالیف اور ترسیل کے عمل کا جائزہ لیا ہے۔ متنی تجزیہ پر ان کی توجہ قرآن کی تاریخی ترقی کو سمجھنے میں معاون ہے۔

ایک برطانوی مورخ ٹام ہالینڈ (Tom Holland) نے اپنی کتاب "ان دی شیڈو آف دی سوارڈ: دی برتھ آف اسلام اینڈ دی رائز آف دی گلوبل عرب ایمپائر (In the Shadow of the Sword: The Birth of Islam and the Rise of the Global Arab Empire)" (2012) میں دی ہے۔

"ہالینڈ اسلام کے ظہور اور اس کی توسیع کے ارد گرد کے تاریخی سیاق و سباق کی کھوج کرتا ہے، کچھ روایتی داستانوں کو چیلنج کرتا ہے اور اس وقت کے سماجی و سیاسی عوامل کا جائزہ لیتا ہے۔"[12]

رچرڈ بیل (Richard Bell) اپنی کتاب "The Origin of Islam in its Christian Environment" (1926) میں، بیل، ایک سکاٹش مستشرق، ساتویں صدی کے عرب کے ثقافتی اور مذہبی تناظر میں اسلام کی ابتدائی ترقی کا جائزہ لیتے ہیں۔ اس کا کام اسلامی عقائد کی تشکیل پر عیسائی نظریات اور طریقوں کے اثر کو تلاش کرتا ہے۔

ابن وراق (Ibn Warraq) اسلام کے ایک واضح نقاد، ابن وراق نے اسلام کے تاریخی پہلوؤں پر وسیع پیمانے پر لکھا ہے، بشمول پیغمبر اسلام کی زندگی۔ اپنی کتاب "Why I am not a Muslim" (1995) میں، وہ اسلامی تاریخ اور الہیات کے مختلف پہلوؤں پر ایک تنقیدی تناظر پیش کرتے ہیں۔

---

[12]۔ ہالینڈ، ٹی (2012)۔ تلوار کے سائے میں: اسلام کی پیدائش اور عالمی عرب سلطنت کا عروج۔ اینکر۔
Holland, T. (2012). In the Shadow of the sword: The Birth of Islam and the Rise of the Global Arab Empire. Anchor.

اینڈریو رپن (Andrew Rippin)اسلامی علوم کے ایک کینیڈا کے اسکالر، رپن نے اس شعبے میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ اپنی کتاب " Muslim Exegesis of the Bible in Medieval Cairo" (1998)میں، وہ اس بات کا کھوج لگاتا ہے کہ قرون وسطیٰ کے مسلم اسکالرز نے کس طرح بائبلی روایات کی تشریح کی اور ان کے ساتھ مشغول ہوئے، قرون وسطیٰ میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان ثقافتی اور فکری تبادلوں پر روشنی ڈالی۔

انجلیکا نیویرتھ (Angelika Neuwirth)ایک جرمن اسکالر، نیوورتھ نے قرآن کے ادبی پہلوؤں پر توجہ مرکوز کی ہے۔اپنی تصنیف " Der Koran als Text der Spätantike: Ein europäischer Zugang" (2010)میں، جس کا ترجمہ "قرآن قدیم متن کے طور پر: ایک یورپی نقطہ نظر" کے طور پر کیا گیا ہے، وہ قدیم قدیم کے وسیع تناظر میں قرآنی متن کا جائزہ لے کر اس کی تحقیق کرتی ہے۔

مائیکل ہارٹ نامی ایک یہودی مصنف نے "100 گریٹ مین" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جس پر اس نے (28) سال تحقیق کی اور بنیادی طور پر ان 100 اہم ترین، عظیم لوگوں کے بارے میں جنھوں نے دنیا کی تاریخ میں اپنے لازوال نقوش چھوڑے۔ معلومات لکھ کر اپنا تجزیہ کیا ہے۔یہودی ہونے کے باوجود اس نے ہمارے پیارے نبی ﷺ کا نام اہم ترین شخصیات میں رکھا۔

" محمد ﷺ واحد تاریخی شخصیت ہے جو دینی اور دنیاوی دونوں محاذوں پر یکساں طور پر کامیاب ہے۔ محمد ﷺ نے اپنا کام عاجزی سے شروع کیا اور دنیا کے عظیم مذاہب میں سے ایک کی بنیاد رکھی اور پھیلایا۔ وہ ایک انتہائی موثر سیاسی رہنما بھی ثابت ہوئے۔ آج تیرہ سو برس گزرنے کے باوجود ان کے اثرات انسانوں پر ہنوز مسلم اور گہرے ہیں"۔[13]

یورپ کے مشہور فاتح نپولین بوناپارٹ نے کہا تھا:

" حضرت محمد ﷺ امن اور سلامتی کے ایک عظیم شہزادہ تھے۔ آپ نے اپنی عظیم شخصیت سے اپنے فدائیوں کو اپنے گرد جمع کیا۔ صرف چند سالوں میں مسلمانوں نے آدھی دنیا فتح کرلی۔ جھوٹے خداؤں کے پجاریوں کو مسلمانوں نے اسلام کا حلقہ بگوش بنالیا۔ بت پرستی کا خاتمہ کردیا۔ کفار اور مشرکین کے بت کدوں کو پندرہ سال کے عرصے میں ختم کرکے رکھ دیا۔ موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کے پیروؤں کو بھی اتنی سعادت حاصل نہ ہو سکی۔ یہ حقیقت

[13]۔ عظیم آدمی: مائیکل ہارٹ۔ ترجمہ محمد عاصم بٹ۔ صفحہ 25
Great man: Michael Hart. Translated by Muḥammad Asim Butt. Page 25

ہے کہ حضرت محمد ﷺ بہت بڑے اور عظیم انسان تھے۔اس قدر عظیم انقلاب کے بعد اگر کوئی دوسرا ہوتا تو خدائی کا دعویٰ کر دیتا۔"[14]

ولیم منٹگمری واٹ نے نبی کریم ﷺ کے صبر و تحمل کا ذکر کیا ہے:

" آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا اپنے عقائد کی خاطر ظلم و ستم اور اذیت کو برداشت کرنے کے لیے تیار رہنا، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اپنا رہنما تسلیم کرنے والوں اور آپ پر ایمان رکھنے والوں کا بلند کردار اور انجام کار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامیابی، آپ کی عظمت کی دلیل ہے۔ محمد (ﷺ) کو دغا باز (نبوت کا جھوٹا دعویدار) فرض کر لینا مسائل کو بڑھاتا ہے، حل نہیں کرتا۔"[15]

مسز اینی بیسنٹ، آپ ﷺ کی جلالت شان اور آپ کی سیرت وصفات سے اثر پذیری کا یوں اعتراف کرتی ہیں :

" جو شخص بھی حضرت محمد (رسول اللہ ﷺ) عرب کے جلیل القدر پیغمبر کی حیاتِ مقدسہ اور آپ کے عظیم کردار اور عمل کا مطالعہ کرتا ہے اور یہ جانتا ہے کہ پیغمبر اسلام نے کس طرح اپنی پاکیزہ زندگی بسر کی، اس کے لیے اس کے بغیر چارہ ہی نہیں کہ وہ اس عظیم اور جلیل پیغمبر کی عظمت اور جلالت محسوس نہ کرے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت محمد ﷺ خدا کے رسولوں میں بڑی عزت والے رسول تھے۔ میں جو کچھ آپ کے سامنے پیش کر رہی ہوں۔ آپ میں سے اکثر اصحاب اس سے واقف بھی ہوں؛ لیکن میری تو یہ حالت ہے کہ میں جب بھی اپ کی سیرتِ پاک کا مطالعہ کرتی ہوں تو میرے دل مین عرب کے اس عظیم اور لاثانی نبی کی نئی عظمت اجاگر ہوتی ہے۔"[16]

سوامی لکشمن جی اپنی کتاب "عرب کا چاند" میں ان کے بارے میں ان خیالات کا اظہار کرتے ہیں:

"جہالت اور ضلالت کے مرکزِ اعظم جزیرہ نمائے عرب کے کوہِ فاران کی چوٹیوں سے ایک نور چمکا، جس نے دنیا کی حالت کو یکسر بدل دیا۔ گوشہ گوشہ کو نورِ ہدایت سے جگمگا دیا اور ذرہ ذرہ کو فروغِ تابشِ حسن سے غیرتِ خورشید بنا دیا۔آج سے چودہ صدیاں پیشتر اسی گمراہ ملک کے شہر مکہ مکرمہ کی گلیوں سے ایک انقلاب آفریں صدا اٹھی؛ جس نے

---

[14]۔ بوٹا پارٹ اور اسلام

Bota Part and Islam

[15]۔ دارالعلوم، شمارہ:2-3، جلد:104، جمادی الاول 1441ھ مطابق فروری-مارچ 2020ء

Darul Uloom, Issue: 2-3, Volume: 104, Jumadi Al-Awwal 1441 AH as of February-March 2020

[16]۔ سیرت وتعلیماتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ص:4

The Biography and Teachings of Muḥammad (peace be upon him), p. 4

ظلم و ستم کی فضاؤں میں تہلکہ مچادیا۔ یہیں سے ہدایت کا وہ چشمہ پھوٹا جس نے اقلیمِ قلوب کی مرجھائی ہوئی کھیتیاں سرسبز و شاداب کردیں۔ اسی ریگستانی چمنستان میں روحانیت کا وہ پھول کھلا جس کی روح پرور مہک نے دہریت کی دماغ سوز بُو سے گھرے ہوئے انسانوں کے مشامِ جان کو معطر و معنبر کردیا۔ اسی بے برگ و گیاہ صحرا کے تیرہ و تار افق سے ضلالت و جہالت کی شبِ دیجور میں صداقت و حقانیت کا وہ ماہتابِ درخشاں طلوع ہوا جس نے جہالت و باطل کی تاریکیوں کو دور کرکے ذرے ذرے کو اپنی ایمان پاش روشنی سے جگمگا کر رشکِ طور بنادیا؛ گویا ایک دفعہ پھر خزاں کی جگہ سعادت کی بہار آگئی۔"[17]

فرانسکو سی تھامسن (François-C. Thompson) نے اپنی تحقیقات میں اسلامی تاریخ کو سماجی اور سماجی تناظر میں رکھا ہے، خاص طور پر پیغمبر کی تعلیمات اور مقام کو اور ان کی تحقیق نے مختلف مذاہب کو اسلامی علوم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد کی ہے۔[18]

گیل مورگن (Gail Morgan) اپنی کتاب "دی لائف آف محمد (The Life of Muḥammad)" میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو تاریخی اور فکری نقطہ نظر سے دیکھتے ہیں اور اسلامی ثقافت کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ اسے بہتر طریقے سے سمجھیں۔ ان کی تحقیق نے غیر مسلموں کو اسلامی تعلیمات اور پیغمبر کے مقدس مقاصد کی بہترین تفہیم فراہم کی ہے۔[19]

---

[17]۔ عرب کا چاند ص 65-66

Arabian Moon pp. 65-66

[18]۔ François ،.C تاریخی تناظر میں سسٹمکس اور سائبر نیٹکس۔ سسٹمز ریسرچ اینڈ ہیویورل سائنس: دی آفیشل جرنل آف دی انٹرنیشنل فیڈریشن فار سسٹمز ریسرچ، 16(3)، 203-219۔

François, C. Systemics and cybernetics in a historical perspective. Systems Research and Behavioral Science: The Official Journal of the International Federation for Systems Research, 16(3), 203-219.

[19]۔ اسحاق، (1967) .I۔ محمد کی زندگی۔

Ishaq, I. (1967). The life of Muḥammad.

اینڈریو رپن (Andrew Ripon) نے اپنی تحقیق میں عہد نبوی کے تاریخی مسائل کا تجزیہ کیا ہے اور اسلامی تاریخ کے ایک چیلنجنگ نظریہ پر مبنی تجزیے پیش کیے ہیں۔ان کی تحقیق نے اسلامی تاریخ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے اور متعلقہ مضامین کو ایک نئی جہت دی ہے۔[20]

کیتھرین شکدام (Catherine Shakdam) نے پیغمبر اسلام کی تعلیمات اور ان کے فلسفیانہ چہرے پر تحقیق کی ہے اور اسلامی علوم کو عوام کے لیے قابل فہم بنانے میں مدد کی ہے۔ان کے لیکچرز اور تحقیق نے اسلامی علوم میں دلچسپی رکھنے والوں کو متعلقہ موضوعات کی بہتر تفہیم حاصل کرنے میں مدد کی ہے۔[21]

ڈیوڈ پی پنالٹ (David P Pinault) نے اپنی کتاب "The Shiites: Ritual and Popular Piety in a Muslim Community" میں اسلامی فرقہ واریت اور پیغمبر کے زمانے کے تاریخی تناظر کی تحقیق کی ہے۔ان کی تحقیق نے غیر مسلموں کو اسلامی فرقوں اور ان کے تاریخی پس منظر کی بہترین تفہیم فراہم کی ہے۔[22]

نتائج

غیر مسلم محققین نے تاریخی پیشہ ورانہ تحقیق کی ہے جس کی بنیاد مختلف ذرائع پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہے۔انہوں نے مختلف روایات، تاریخی دستاویزات اور دیگر ذرائع کا جائزہ لیا ہے تاکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو مستند اور تاریخی تحقیقی انداز میں پیش کیا جا سکے۔علماء نے پیغمبر اسلام کی زندگی کو اسلامی تاریخی تناظر میں رکھا ہے تاکہ غیر مسلم اسلامی تاریخی سماجی اور ریاستی حالات کے بارے میں اچھی طرح سمجھ سکیں۔غیر مسلم اسکالرز کے لیکچرز نے عام سامعین کے لیے اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تعلیمی اور سماجی

[20]۔ کمپر، پی. (2003)۔یورپ، اسلام اور جمہوریت -انسانی حقوق کے یورپی کنونشن کے تحت مذہبی اور سیکولر اقدار کا توازن۔اقلیتی مسائل کی یورپی سالانہ کتاب آن لائن، 3(1)، 161-180۔

Cumper, P. (2003). Europe, Islam and Democracy—Balancing Religious and Secular Values under the European Convention on Human Rights. European Yearbook of Minority Issues Online, 3(1), 161-180.

[21]۔ مورو، جے اے (ایڈ۔)(2018)۔اسلام اور اہل کتاب جلد 1-3: پیغمبر کے عہد پر تنقیدی مطالعہ (جلد 1)۔کیمبرج اسکالرز پبلشنگ۔

Morrow, J. A. (Ed.). (2018). Islām and the People of the Book Volumes 1-3: Critical Studies on the Covenants of The Prophet (Vol. 1). Cambridge Scholars Publishing.

[22]۔ پنالٹ، ڈی (1992)۔عربی راتوں میں کہانی سنانے کی تکنیک (جلد 15)۔برل

Pinault, D. (1992). Story-telling techniques in the Arabian nights (Vol. 15). Brill.

تاثرات پیدا کیے ہیں۔ یہ لیکچرز عمومی توحیدی شناخت کی مختلف تفہیم فراہم کرتے ہیں اور انسانی حقوق، سماجی انصاف اور مذہبی سیاق وسباق پر روشنی ڈالتے ہیں۔ محققین نے موضوعی تجزیہ اور تفصیلی تحقیقات کے ذریعے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مخصوص پہلوؤں کو دیکھا ہے۔ وہ مکمل تاریخی، معاشی اور سماجی سیاق وسباق کا جائزہ لیتے ہیں جو غیر مسلموں کو مختلف پہلوؤں سے آگاہ کرتے ہیں۔ غیر مسلم محققین کے تحقیقی لیکچرز نے دنیا بھر کے تعلیمی اداروں میں مختلف موضوعات پر تعلیم فراہم کی ہے تاکہ طلباء اور محققین اسلام اور پیغمبر اسلام کی بہتر تفہیم حاصل کر سکیں۔

سفارشات

1. محققین ایک بین الضابطہ نقطہ نظر اپنائیں، جس میں تاریخ، ادب، لسانیات اور مذہبی علوم کے طریقوں کو ملا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا ایک جامع تجزیہ فراہم کریں۔
2. ثقافتوں اور مذہبی روایات کے تناظر میں تغیرات پر غور کرتے ہوئے، مختلف سوانحی اکاؤنٹس اور ادبی ذرائع کا تقابلی تجزیہ تجویز کریں۔
3. زیادہ درست تفہیم کے لیے مستند تاریخی مخطوطات اور ابتدائی ادبی کاموں سے مشورہ کرنے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے اسکالرز کو ان کی اصل زبانوں میں بنیادی ماخذ کے ساتھ مشغول ہونے کی سفارش کریں۔
4. محققین کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ ان طریقوں کا تنقیدی جائزہ لیں جن کا استعمال غیر مسلم اسکالرز نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی صداقت کے مطالعہ میں کیا ہے۔ مستقبل کے مطالعے کی سختی کو بڑھانے کے لیے مختلف طریقوں کی طاقتوں اور حدود کا اندازہ لگائیں۔
5. تحقیق میں متنوع نقطہ نظر اور آوازوں کو شامل کرنے کی اہمیت پر زور دیں، بشمول مختلف مذہبی پس منظر، ثقافتوں اور علمی مضامین کے اسکالرز۔ یہ شمولیت تجزیے کو مزید تقویت دے سکتی ہے اور ایک زیادہ جامع نظریہ فراہم کر سکتی ہے۔
6. نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور اس کے ادبی اثرات کی عصری مناسبت کو تلاش کریں۔ غور کریں کہ یہ بیانیے بین المذاہب مکالمے، ثقافتی افہام و تفہیم، اور جدید تصورات کی تشکیل پر کیسے اثر انداز ہوتے ہیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.